رؤیا

ایک دالان کے اندر مین بیچ بہت سے دوستون کے لیٹا ہوا ہون - درمیان دالان کے حضرت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف رکھتے ہین - نوکر کھانا لایا - مین نے پوچھا کیا رسول اکرم نے کھانا تناول فرمالیا ہے نوکر نے کہا کہ ابھی نہین مین نے ادب کے لئے کھانا رکھ لیا اور پھر دیکھتا کیا ہون کہ رسول کریم کی شکل مولوی نورالدین صاحب کی ہوگئی ہے - مین بڑا خوش ہوا اور نیند کھل گئی

مستری حسن الدین سیالکوٹ

۲ - مین نے ایک عجیب رویاء دیکھا تہا جو گذارش کرتا ہون خواب مین دیکھا کہ حضور والا کو محکمہ انجینیرنگ کا بھی سپرد کیا گیا ہے - اور ایک بڑا عالی شان پل تیار ہونا ہے جس کے نقشے وغیرہ حضور کے ہاتھ مین ہین اور اس پل کی بنیادین کچھ پہلے سے بھی کہدائی کی گئی ہوئی ہین - کسی وجہ سے وہ کام بند تھا اب اس پل کا کام دوبارہ حضور والا شروع کرانے کے واسطے موقعہ پر تشریف لائے ہین اور وہ کام خاکسار نابکار کی زیر نگرانی حضور والا نے ختم کرنے کا حکم دیا اور وہ تمام نقشے حضور نے مجھے دے دئے اور حسن محمد ٹھیکیدار نے وہ کام شروع کیا اور بنیادون مین روڑی وغیرہ ڈالنی شروع کر دی ہے پھر وہان سے تھوڑے فاصلہ پر ہی حضور والا درس قرآن شریف کے لئے بیٹھ گئے ہین اور بہت سے احباب درس مین شامل ہین وہ عمارت بھی بڑی عالی شان ہے اور وہان پر عجیب روشنی ہے - یہ خاکسار یہ نظارہ دیکھ کر دل مین ہی کہتا ہے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ باوجود اس قدر کام کے آپ نے کبھی درس نہین چھوڑا اب درس قرآن شریف کے حضور والا دوسرے کامون کا ملاحظہ فرماکر واپس تشریف لائے ہین اور یہ عاجز بہ نہایت ادب کے ساتھ کھڑا تھا حضور میری طرف دیکھ کر مسکرائے ہین اور ایک پختہ زینہ ہے اس رستہ سے آپ اندر تشریف لے گئے ہین اس وقت آپ کا چہرہ مبارک حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے چہرہ مبارک کی طرح تھا بلکہ دستار مبارک اور شملہ بھی اسی طرح ایک ہی انداز پر تھا - تو مین کہتا ہون - کہ سبحان اللہ اب تو حضرت صاحب اور مولوی صاحب مین کچھ فرق نہین - الحمد للہ رب العالمین

۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء بوقت ۵ بجے صبح جب مین نیند سے اٹھا ہون تو زبان پر یہ شعر جاری تہا - ؎

خدا نے فضل سے بھیجا ہے فرزند
لگا سینہ مین پالین خوب دل بند

ناصر شاہ از جمون

یہ باتین نوٹ کر لیجئے

۱ - اگر آپ بدر کے اب تک خریدار نہین ہوئے تو خریدار بن جاویں صرف عہ سالانہ مین آپ دین و دنیا کے متعلق بہت کچھ مفید باتین حاصل کرسکتے ہین -

۲ - اگر آپ پہلے ہی سے خریدار ہین تو پھر سب سے پہلا آپ کا فرض ہے کہ اپنے بدر کو ایک خریدار دین -

۳ - اگر آپ اہل قلم ہین تو پھر قلمی اعانت کا بھی انتظار ہے - مگر یہ بات یاد رہے کہ مضمون لمبا نہ ہو بلکہ مختصر اور جامع ہو سوائے خاص صورتون کے ایک کالم سے بڑھ کر نہ ہو بعض احباب کو شکایت رہتی ہے کہ ہمارے مضامین درج اخبار نہین ہوتے - لیکن اگر وہ ایڈیٹر کی بجائے ہون تو پھر یہ شکایت نہ کرین اڈیٹر اس بات کا ذمہ وار نہین کہ مضمون کو واپس کردے اگر آپ کا مضمون آپ کے خیال مین قیمتی ہے تو اس کی نقل اپنے پاس رکھئے -

۴ - راستبازون کی پہچان (جو ایمان کی روح ہے) کے لئے معیار الصادقین کا مطالعہ آپ کے لئے مفید ہے اور وفات مسیح کے متعلق شہادت الفرقان دونون کی قیمت ۵ر ہے -

۵ - ضمیمہ تفسیر اپنے نام ضرور ہی جاری کروائے اسمین امیر المومنین کا روزانہ درس باقی مدہ چھپتا ہے اور چھپنے سے پہلے اسے جناب خلافت مآب ملاحظہ فرمالیتے ہین اس لئے وہ ہر طرح اطمینان کے قابل ہے سال کے اخیر پر ۱۹۲ صفحہ کی کتاب وہی تفسیر القرآن صرف عہ مین آپکے پاس ہوگی - علیحدہ اسوا بھی جاری ہوسکتا ہے - عہ سالانہ قیمت پر

۶ - شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ والے قرآن مجید مجلد دفتر بدر مین موجود ہین جن کے لفظی ترجمہ کو حضرت مولانا خلیفۃ المسیح بہت پسند فرماتے ہین درس کے دونون کے ساتھ یہ قرآن مجید قرآن فہمی کے لئے ازبس نافع ہے - قیمت صرف عہ

۷ - خریداری کا نمبر اور جوابی کارڈ جواب کے لئے ضروری ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف -

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ مینجر اخبار و مطبع چھاپ کر شائع کیا گیا -) (کتبہ محمد حسین احمدی)

خطبہ جمعہ

(۱۳ - فروری ۱۹۰۹ء)

ومن اظلم ممن منع مساجد اللّٰہ ان یذکر فیہا اسمہ الیٰ کنت فیکون - پر حضرت امیر المؤمنین نے پڑھا۔

فرمایا۔ اس سے پہلے رکوع میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی دوسرے کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ مناسب ہے کہ اگر کسی کو اللہ نے علم - طاقت اور آبرو دی ہے تو اوس کے شکریہ میں اُسکی جو اس نعمت سے متمتع نہیں مدد کرے نہ یہ کہ اس پر تمسخر اڑائے یہ شرع ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا۔ لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منہم - مگر افسوس کہ لوگ اگر ذرا بھی آسودگی پاتے ہیں تو مخلوق الٰہی کو حقارت سے دیکھتے ہیں اس کا انجام خطرناک ہے ان لوگوں میں تحقیر کا مادہ یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ اگر کسی کی طاقت مسجد کے متعلق ہے تو وہ ان لوگوں کو جو اس کے ہم خیال نہیں - مسجد سے روک دیتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا۔ کہ آخر وہ بھی خدا ہی کا نام لیتا ہے ایسا کر کے وہ اس مسجد کو آباد نہیں بلکہ ویران کرنا چاہتا ہے۔ بارہویں (۱۲) صدی تک اسلام کی مسجدیں الگ نہ تھیں بلکہ اس کے بعد سُنّی اور شیعہ کی مساجد الگ ہوئیں پھر وہابیوں اور غیر وہابیوں کی اور اب تو کوئی حساب ہی نہیں ان لوگوں کو یہ شرم نہ آئی کہ مکّہ کی مسجد تو ایک ہی ہے اور مدینہ کی بھی ایک ہی۔ قرآن بھی ایک - نبی بھی ایک - اللہ ہی ایک پھر ہم کیوں ایسا تفرقہ ڈالتے ہیں۔ اون کو چاہیئے کہ مسجدوں میں خوف الٰہی سے بھرے داخل ہوتے۔

صرف اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد میں آئے اور جماعت ہو رہی ہو تو وقار اور سکینت سے آئے۔ اور ادب کرے جیسا کہ کسی شہنشاہ کے دربار میں داخل ہوتا ہے لیکن وہ اگر خوف الٰہی سے کام نہیں لیتے اور مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔ یاد رکھو کسی کو مسجد سے روکنا بڑا بھاری ظلم ہے اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طرز عمل کو دیکھو کہ انہوں نے عیسائیوں کو اپنی مسجد مبارک میں گرجہ کرنے کی اجازت دیدی۔

صحابہ کرام کو تسلی دیتا ہے کہ اگر تمہیں مسجد میں داخل ہونے سے روکتا ہے تو کچھ غم نہ کرو۔ میں تمہارا حامی ہوں جس طرف تم گھوڑوں کی باگیں اٹھاؤ گے اور منہ کرو گے اسی طرف میری بھی توجہ ہے۔ چنانچہ جدھر صحابہ نے رُخ کیا - فتح وظفر استقبال کو آئی - یہ بڑا اعلیٰ نسخہ ہے - کہ کسی کو عبادت گاہ سے نہ روکو اور کسی مخلوق کی تحقیر نہ کرو۔ مگر اس سے یہ مطلب نہیں کہ دنیا میں امر بالمعروف نہ کرو ہرگز نہیں بلکہ صرف حُسن سلوک اور سلامت روی سے پیش آؤ جو کسی کی غلطی ہو اس کی فوراً تردید کر دو۔ مثلاً عیسائی ہیں جب وے کہیں کہ خدا کا بیٹا ہے تو ان کو کہو خدا تعالیٰ اس قسم کی احتیاج سے پاک ہے جب آسمان و زمین میں سب کچھ اسی کا ہے اور سب اس کے فرمانبردار ہیں تو اوس کو بیٹے کی کیا ضرورت ہے۔

ان تنصروا اللّٰہ ینصرکم

مخدومی سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ مفصلہ ذیل مضمون اخبار میں شائع کرنے کے لئے بھیجتے ہیں جو برادرم محمد عبد اللہ صاحب نے کوٹ مومن سے ارسال کیا ہے واقعی یہ تجویز اس قابل ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے۔

" آپ کو معلوم ہوگا کہ قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم کی طرف سے تمام پرمانٹ ملازمین ہندوستان کو جن کی تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہے ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ میں پچاس سالہ حکومت ہندوستان کی خوشی میں بطور انعام عطا ہوگئی ہے۔ چنانچہ اس عاجز کو بھی یہ انعام مبلغ ۱۸ للعہ؎ گورنمنٹ کی طرف سے عطا ہوا ہے کیونکہ عاجز کی تنخواہ ماہواری ہشتاد ۸۰ روپیہ ہے۔ روپیہ خواہ وہ کسی طور سے مُفت ہو یا کسی محنت کے صلہ میں۔ بہر حال مرغوب خاطر ہوتا ہے اور خاص کر ان قحط کے ایام میں تو وجہ تنخواہ سے بھی پوری نہیں پڑتی۔ مگر لن تنالوا البر کا درجہ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ حتّیٰ تنفقوا مما تحبون پر عمل نہ کیا جاوے۔ سو میں اس ۱۸ للعہ؎ کی رقم کو ایک زائد آمدنی اور گورنمنٹی عطیہ و خیرات خیال کر کے اپنے مصرف میں نہیں لانا چاہتا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ رقم مُفت بغیر طلب و محنت کے عطا کی ہے میں بھی اس سے **مفت کا ثواب** حاصل کرتا ہوں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں آج کی ڈاک میں بنام محاسب صاحب صدر انجمن موصوف روانہ کر کے داخل کرتا ہوں۔ انجمن اس رقم یا اسی قسم کی اور تمام رقوم کو جو انجمن کو حاصل ہوں سوا اوس صورت کے کہ معطی اوس کو کسی خاص فنڈ سے مخصوص کردے اختیار ہے کہ علیحدہ کسی مصرف میں لگا دے یا موجودہ مدات میں سے کسی مستحق مد میں صرف کر دے میرا دل بالکل اس بات کا خواہشمند نہ تھا۔ کہ میں یہ ایک معمولی رقم انجمن کے پیش کر کے لمبے چوڑے مضمون سُنا کر بزرگان دین کا وقت ضائع کروں بلکہ اس کو بھی بمثل دیگر ماہواری چندوں یا اتفاقیہ چندوں کے چُپ چاپ داخل خزانہ کر دیتا۔ مگر ایک خیال پیدا ہونے کی وجہ سے مجھے اس چندہ کا عرلیضہ ہذا کے ذریعہ خاص طور پر اظہار کرنا پڑا۔ وہ یہ کہ جس طرح میں نے اس رقم کو حوالہ انجمن کر کر اپنی ضروریات میں صرف کر دینے کی خواہش کی ہے کیا اچھا ہو کہ دیگر جملہ احباب ملازمان گورنمنٹ بھی جن کو کہ یہ ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ بطور انعام کے ملیگی۔ یا ملی ہوگی۔ اپنے خرچ میں لانے کے روادار نہ ہوں اور جُوں کی تُوں یہ رقم حوالہ انجمن کر دیویں اور دل میں یہی خیال کریں کہ یہ رقم اگر نہ آتی تو بھی ہمارے اخراجات جس تکمیل پر چل رہے تھے چلتے رہتے اور اس قحط سالی میں جس طرح ہمارے اخراجات بڑھے ہوئے ہیں اور اوسکی وجہ سے گورنمنٹ ہمیں قحط الاونس دیتی ہے انجمن کے اخراجات کے واسطے بھی کوئی قحط الاونس ہمیں مقرر کرنا چاہیئے۔ سو کم از کم یہ رقم ہی قحط الاونس کے طور پر انجمن کے سپرد کی جاوے تو دینے والے کو ذرا بھی رنج اور نقصان محسوس نہ ہوگا۔ یہ ایک میری آرزو اور دلی خواہش ہے جس کو میں دیگر تمام احمدی احباب تک پہونچانا چاہتا ہوں۔ تعجب نہیں کہ اگر پہلے کسی بھائی کا خیال اس طرف نہ مائل ہُوا ہو تو اب مائل ہو جاوے اور وہ اس طرح پر اپنے دل کو سمجھا کر یہ رقم نکال سکے۔

میرے خیال میں احمدی جماعت کے کئی نیک دل افراد اس تحریک پر عملدرآمد کرنے میں حصہ لینگے۔ والسلام

متفرقات

جنازہ غائب میاں عطاء محمد صاحب احمدی اسٹامپ فروش شہر چنیوٹ اور سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری کے نانا میاں صاحب کا جنازہ غائب احباب پڑھ دیں۔

درخواست دُعا تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ففتھ کلاس کے طلبۃ العلم جو یکم مارچ کو امتحان انٹرنس دینے والے ہیں اپنے تمام احمدی بھائیوں سے کامیاب ہونے کی مسلسل دُعا کے خواستگار ہیں احباب توجہ سے مانگتے رہیں

قبول بیعت زوجہ محترمہ تجمل حسین صاحب ٹھیکیدار حکمہ انجنیری کی بیعت خلیفۃ المسیح نے منظور فرمائی اور دُعا کی خط پر پتہ نہ تھا اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔

۴ - مولوی خدا بخش صاحب ساکن (بیرسیان) جالندھر بھی احمدی ہو گئے ہیں - اللّٰھُمَّ زِدْ فَزِد۔

۵ - کوئی صاحب پٹیالہ سے تیس سطروں کا کارڈ لکھنے میں خلاصہ یہ ہے کہ اخبار کے ساتھ ضمیمہ تفسیر مُفت دیں مگر اپنا نام تک نہیں لکھا ہم تعمیل کیا کریں۔

۶ - پنجاب براہمو سماج نے امرت سر میں ایک ودھوا بھون قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور امداد کے خواستگار ہیں مگر بیوگان کے نکاح ثانی کے مسئلہ کو کیوں نہیں پبلک کے ذہن نشین کراتے۔

تحفۃ الصدیق الی طالب التحقیق

جناب من! یہ تمام لوگ جو اللہ تعالیٰ پر میشر۔ خدا۔ گاڈ کو ماننے والے ہین بالاتفاق مانتے ہین کہ دعا۔ پرارتھنا۔ ایک مفید اور بابرکت چیز ہے تمام مقدس کتب اس سے بھری پڑی ہین۔ دہریہ بھی بالآخر یا ڈرز دل سے دعا کرتا ہے اور خواہش رکھتا ہے جب مصائب مین گھرتا ہے۔ مین نے اس دعا کا بڑا تجربہ کیا ہے میری عمر ستر سے متجاوز ہے بڑے بڑے کام صرف دعا سے حل ہوئے۔ صدقہ خیرات کسی کا بھلا کرنا ہیں۔ دان بھی مسلم بات ہے آپ جناب الٰہی مین اضطراب بے جوش سے کچھ صدقہ کرکے دعا مانگئے کہ الٰہی! تجھے راضی رکھنا چاہتا ہون اور راضی کرنا چاہتا ہون راہ راست دکھا دے اور ہمیشہ کے لئے تو مجھ پر ناراض نہ ہو یہی دعا قرآن کریم مین موجود ہے۔ کسی ترجمہ مین دیکھ لین۔

پھر آپ صدقہ ... آپ استقلال و ہمت سے شروع کرو۔ صدقہ مین حد کوئی نہین۔ ایک کوڑی بھی صدقہ ہے اگر عمدہ موقعہ پر دیجاوے ہر ایک زبان کو ہمارا مالک جانتا ہے شوخی اور گستاخی اس کو ناپسند ہے یہ سیوا و خدمت مین آپ سے چاہتا ہون پھر خدا کو بڑا مان کر اسکی پیدائش کا بھلا چاہو اور بس۔ پرمیشر بڑی اتم وستو ہین۔ وہ انوپم ہین۔ کتاب آپ کو پہونچی ہوگی یا پہونچیگی۔ مین نے بہت دن ہوئے کہ دیلہے اسے آپ دیکھ لین اور اضطراب و پیاس عمدہ چیز ہے مین اسکی قدر کرتا ہون جیو اور مادہ کا مسئلہ ذرا مشکل نہین مگر اس پر بسط سے سیر کن بحث اس وقت مناسب ہے جب مین ان تمام مشکلات سے اطلاع پا جاؤن۔ جو روحون اور مادہ کے انادی ماننے والون کو پیش آئین ستیارتھ پرکاش اور کلیات آریہ مسافر مین ایسے فلسفیانہ دلائل نہین جس پر گھبرائے ہو۔

مین نے وید بھاش۔ رگوید اور یجر کا سنکہے اس مین ہی اور تمام وید مین بھی ایسے دلائل نہین دیکھے۔ اگر کسی نے ارواح و مادہ کے قدامت پر بسط سے لکھا ہو تو آپ مجھے اس کتاب کے نام سے آگاہ فرماوین۔ مین اس کو راستی پسند نظر سے دیکھون گا مین خود ارواح دنیا اور اس کے مادہ کو ہر وقت فنا پذیر دیکھتا ہون اس مشاہدہ کو کون باطل کر سکتا ہے۔ پیارے یہ عارضی مشکلات ہین جو ادنیٰ توجہ سے دور ہو سکتے ہین۔ مین آپ کا غمگسار اور ہمدرد ہون۔ کتابون کے مطالعہ پر ملاقات گو ایک ساعت کی ہو۔ ضروری ہے۔

نور الدین ۱۷ جنوری ۱۹۰۹ء

چند سوالون کے جواب

(۱) مرزا صاحب کے کیا کیا خیالات تھے جو جمہور مسلمانون سے وہ متفرد تھے۔

جواب۔ مرزا صاحب کا دعوے تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے اور یہ اس کا فضل ہے جو مجھ پر ہے اور اس نے مجھے اس زمانہ کا امام و مجدد بنایا ہے اور مجھے مہدی فرمایا ہے۔ لوگ ناراض ہوتے اور کہتے تھے اور کہتے ہین کہ یہ دعوے افترا ہے اور جھوٹ ہے۔

(۲) کیا مرزا صاحب سچ مچ دنیادار تھے اور اسی تحصیل دنیا اور تحصیل حظ نفسانی کے لئے انہون نے ایسا کیا تھا جیسا کہ ... عموماً اخبارات مین لکھا کرتے ہین۔

جواب۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عیسیٰ مسیح فرمایا ہے۔ مرزا صاحب کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور یہ بات لوگون کو ناگوار تھی اور اس پر ناراض ہو گئے۔ مرزا صاحب کو دنیا سے اور دنیاداروں سے بیزاری تھی

(۳) کیا مرزا صاحب مسمریزم سے اپنا اثر ڈالتے تھے

مرزا صاحب مسمریزم نہین جانتے تھے اور نہ پسند کرتے تھے کہ کوئی مسمریزم کرے اور اس کو مکروہ جانتے تھے۔

(۴) کیا مرزا صاحب کی صرف موت ہی کی پیشگوئی صحیح ہوا کرتی تھی

جواب۔ مرزا صاحب نے میرے لئے پیشگوئی کی کہ تم کو اللہ تعالیٰ لڑکا دیگا اور وہ ہوا۔ بہت لوگون کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی مین برکت دے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ نے برکت دی۔ پھر یہ کہنا کہ صرف موت ہی کی پیشگوئی کیا کرتے تھے غلط ہے۔

(۵) کیا مرزا صاحب دہریہ تھے۔

جواب۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ بلا خوف بلحاظ آپ لوگون کے یہ میری اور مرزا کی شہادت ہے۔ چاہے کوئی مانے یا نہ مانے ہم دہریہ کو ملعون یقین کرتے ہین اور کافر مانتے ہین۔

(۶) کیا آپ بھی مرزا صاحب کے خیالات کے موافق ہین

جواب۔ مین بقدر طاقت و فہم مرزا صاحب کا ہم خیال ہون مجھ سے رب قرآن و حدیث سے محبت ہے اور مجھے بحمد اللہ بخاری و مسلم و موطا و ابو داؤد اور ترمذی کا فہم عطا ہوا ہے الحمد للہ رب العالمین امام بخاری رحمۃ اللہ کی کوئی سوانح عمری خاص میری نظر سے نہین دیکھی اور نہ میرے پاس ہے۔

عون المعبود شرح ابو داؤد کے مصنف نے خطرناک غلطی مرزا کے معاملہ مین کھائی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایک دو رسائل مرزا کے مرسل خدمت ہین۔ نور الدین۔

گوشت قربانی

سارا آپ کھا لو یا تمام کسی کو دیدو۔ لینے والا دولتمند ہو یا غریب سب جائز ہے مجھے مولوی چکڑالوی کی ذبح کا علم نہین واللہ اعلم۔ مین کیسے سمجھے کیا فتویٰ دون۔ نور الدین

مقدس شاعری

اے اُمّت مسیحا اے احمدی جماعت
دنیا کو اب دکھانا تم ہوشیار ہو کر

دین خدا کی نصرت کرنا دل و زبان سے
تیغ برہنہ بن کر اور ذو الفقار ہو کر

دنیا کی اور تمہاری اب جنگ ہے قلم سے
میدان مین نکلنا تم شہسوار ہو کر

چلنا نسیم بن کر اسلام کے چمن مین
عالم پہ تم برسنا ابر بہار ہو کر

احمد کے عشق مین تم آگے قدم بڑھانا
بندے وفا کے بنکر اور جان نثار ہو کر

پیارے مسیح کے تم نقش قدم پہ چلنا
دار الامان مین رہنا نقش و نگار ہو کر

دل سے لگا کے رکھنا تیر نگہ کو اس کے
بیٹھا ہے جو جگر مین اب دل کے پار ہو کر

گلزار احمدی کے تم پھول بن کے رہنا
اعدائے دین حق کے پہلو مین خار ہو کر

بوجہل و بولہب کی آتش کو سب دبانا
تم بو تراب ہو کر اور خاکسار ہو کر

اقرار پہ ہو قائم تب لطف زندگی ہے
کیا تم جیے جیے جو بے اعتبار ہو کر

ہے خاکسار ثاقب جو ذرہ دار تم ہین
آفاق مین یہ چمکے خورشید وار ہو کر

ثاقب میرزا خانی مالیرکوٹلہ

صاحبزادہ مرزا محمود کی رباعیان

باغ اعدا مین سے ہم نت نئے پھل کھاتے ہین
دل ہی دل مین وہ جسے دیکھ کر ان کو جلتے ہین
یہ نہ سمجھو کہ وہ بن کھائے پئے جیتے ہین
وہ بھی کھاتے ہین۔ مگر نیزون کے پھل کھاتے ہین

کہتا ہے زاہد کہ مین فرمانروائی چھوڑ دون
گر خدا مجھ کو ملے۔ ساری خدائی چھوڑ دون
دانۂ تسبیح اور اشکون کا مطلب ہے، مگر
آب و دانہ کے لئے سب پارسائی چھوڑ دون

(ایڈیٹوریل)

وتلک الایام نداولہا بین الناس

اس آیت کی تفسیر سمجھنے کے لئے کوئی خاندان برامکہ کے حال و دیکھے عبرت کی سچی تصویر ان کے واقعات میں ہے یحیی برمکی جو ایک وقت میں وزیر اعظم اور سلطنت عباسیہ کا سیاہ و سفید کا مالک تھا دوسرے وقت میں ایک جیل خانہ کا قیدی نظر آتا ہے وہ خود ہی اپنے اقبال کے وقت کی ایک حکایت سناتا ہے۔

کہ میں تفریح کے لئے دریا پر گیا کشتی پر سوار ہوتے وقت انگوٹھی کا نگینہ دریا میں گر پڑا یہ یاقوت احمر کا تھا جسکی قیمت ہزار مثقال سونا تھا گھر واپس آیا تو باورچی نے وہی یاقوت پیش کیا پوچھا یہ کہاں سے ملا اس نے بتایا کہ آج ایک مچھلی خریدی تھی اس کے پیٹ سے نکلا ہے۔

پھر اپنے زوال کے زمانہ کا ایک قصہ بیان کرتا ہے کہ میں نے بحالت قید گوشت کو جی چاہا ہزار دینار قرض لیا۔ بصد حیل گوشت میسر کر ہانڈی اور ضروری سامان خرید لیا اور بمشکل پھونکیں مار مار کر بڑی مشکل سے پکوایا مگر جب کھانے کا وقت آیا تو ہانڈی الٹ گئی اور سب ضائع ہوگیا۔ آجکل کے لوگ خوش قسمتی کے قائل نہیں مگر ایسے ایسے واقعات انسان کو یہ ماننے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ تمام دکھوں اور سکھوں کا سرچشمہ وہ خدائے علیم و حکیم ہے جو یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر اپنی صفت رکھتا ہے۔

ایک شاعر خلیع نام اپنا قصہ بیان کرتا ہے کہ میں نے فضل برمکی کے گھر ایک لڑکا ہونے کی خوشی میں ایک شعر کے ساتھ دوسرا شعر ملایا

و نفرح بالمولود من آل برمک
بغاۃ الندی والسیف والرمح والفضل

و تنبسط الآمال فیہ لفضلہ
ولاسیما ان کان والدہ فضل

اور اس پر ۳۰ ہزار درہم انعام پایا۔ مگر پھر کچھ عرصہ بعد ایک یہ وقت بھی دیکھا کہ مصر کے ایک حمام میں نہلانے لگا ایک نوجوان لڑکا تھا جس کی حجامت کرائی۔ اتفاقاً یہ مصرعہ زبان سے نکل گیا۔ و نفرح بالمولود من آل برمک۔ اس پر وہ نوجوان بے ہوش ہوکر گر پڑا میں حیران رہ گیا جب وہ ہوش میں آیا تو پوچھا یہ کیا بات تھی اس نے کہا کسی شاعر نے میری پیدائش پر کہہ کر ۳۰ ہزار انعام پایا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی بے پروائیوں سے انسان کو ڈرتے رہنا چاہیئے اور آسودگی میں زیادہ فرمانبردار بننے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ رحمان رحیم ہے مگر اس کی بطش بھی شدید ہے۔

وبالوالدین احسانا

میں چاہتا ہوں کہ ہماری احمدی قوم کے بچے بھی ایسے ہی فرمانبردار اور اپنے والدین کے خدمتگزار بنیں جیسے کہ فضل برمکی تھا جسکی نسبت یہ قصہ میں نے دیکھا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ جیل خانہ میں قید تھا۔ باپ کو بوجہ اسیر کا عارضہ تھا۔ سردی میں استنجا کرنے سے سخت تکلیف ہوتی۔ سعادتمند لڑکا باپ کی اس تکلیف کو دیکھ نہ سکا۔ ہر شام کو لوٹا قندیل کے پاس رکھدیتا اور صبح تک پانی شیر گرم ہو جاتا۔ جب کام آتا مگر محافظ نے جب اس راز کو پایا تو وہ قندیل اٹھالی۔ جوانمرد لڑکے نے پھر یہ تجویز کی کہ لوٹا تمام رات اپنے پیٹ پر رکھتا اور پیٹ کی گرمی سے پانی زیادہ سرد نہ ہوتا۔ میرے عزیزو! دنیا میں ایسے ایسے فرمانبردار گذرے ہیں کہ وہ اپنے والد کے لئے دودھ لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ باپ سوگیا اور وہ صبح تک سرہانے کھڑا رہا اسلئے کہ آبا جان جاگیں اور میں دودھ پیش کروں۔

عورتوں کے لئے

اللہ اکبر۔ دنیا میں کیسی کیسی لائق عورتیں گذری ہیں ہارون رشید کے دربار میں ایک عورت آئی اور آکر کہا کہ

یا امیر المومنین اقر اللہ عینک و فرحک بما اتاک و اتم سعدک لقد حکمت فقسطت۔ حاضرین دربار اس دعا سے بہت خوش ہوئے مگر خلیفہ ہارون رشید نے کہا کیا تم یہ سمجھے کہ اس نے مجھے دعا دی ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ تیر چلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی ہے۔ اقر اللہ عینک سے اسکی مراد ہے کہ تو اندھا ہو جاوے کیونکہ آنکھ کا ٹھنڈا ہونا عدم بصارت کی دلیل ہے فرحک بما اتاک میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنہم بغتۃ۔ جب طرح طرح کی نعمتوں سے خوش ہوئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا۔ اتم سعدک سے مراد یہ ہے کہ اب تیرا زوال نعمت و جاہ شروع ہو کیونکہ اذا تم امر بدا نقصہ ترقب زوالا اذا قیل تم۔ جب کوئی چیز حد آخر تک پہونچے تو پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے جب تم کہا جائے۔ تو زوال کا منتظر رہ۔

فقسطت۔ اخوذ ہے کلام الٰہی اما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا سے سرکشوں کا جہنم ٹھکانا ہے۔ یا اب یہ زمانہ ہے کہ عورتیں معمولی خط نہیں لکھ پڑھ سکتیں۔

کیمونیکیٹڈ

ایک سوال

میں ادنیٰ علمائے اسلام کی خدمت میں جو ابھی تک سلسلہ احمدیہ میں محض اس وجہ سے شامل نہیں ہو سکے کہ معزز ای فرقہ مدعیوں کی تاویلیں کرتا ہے تحقیق حق کے لئے ذیل کا سوال پیش کرتا ہوں اگر کوئی صاحب اسکے حل سے خاکسار کو اطلاع بخشے۔ تو عند اللہ ماجور ہو۔ سوال یہ ہے۔ بخاری کتاب الصلوۃ

حدیث معراج میں آیا ہے۔ قلت لجبرئیل من ھذا قال ھذا آدم و ھذہ الاسودۃ عن یمینہ و عن شمالہ نسم بنیہ۔ گفتم جبرئیل را کیست این مرد کہ تشستہ باین حال و مقال گفت جبرئیل آن آدم است و این اشخاص از جانب وے جپ و راست وے ارواح او لاد اوست کہ متمثل گشتہ اند۔

اینجا نسم بفتح نون و مہملہ نفس و روح و بدن و انسان نیز آمد

جب ہمارے مسلمان بھائی صرف لفظ رفع و نزول کو دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معہ جسم عنصری آسمان میں زندہ ہونا تسلیم کرتے ہیں حالانکہ کسی آیت یا حدیث میں آسمان اور جسم کا ذکر نہیں تو اب باوجود موجود ہونے لفظ السماء اور نسم کے حضرت آدم علیہ السلام کی جیع اولاد کو جس میں مومن کافر سب داخل ہیں بر حسب قاعدہ النصوص تحمل علی ظواہرہا کے ہمارے مخالف علماء آسمان میں ہونا مانتے ہیں یا اس حدیث کی کوئی تاویل کی جاتی ہے۔ بصورت اولی حسب منطوق آیت لا تفتح لہم ابواب السماء کوئی کافر آسمان میں نہیں جا سکتا بصورت ثانی پھر حدیث نزول عیسیٰ میں تاویل کرنا کیوں جائے اعتراض ہے۔ بینوا وتوجروا۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ کی دعا

جو لوگ انی متوفیک میں یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ یہاں موت کے معنے نہیں بلکہ قبض کرنے کے ہیں وہ اس دعا کو پڑھ کر اپنے مسلمہ معنوں پر غور کریں شیخ الاسلام شرح بخاری شریف میں ہے کہ جب امام بخاری قریہ خرتنگ میں پہونچے تو نماز تہجد کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ اللہم قد ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک۔ خداوندا تنگ آمد بر من زمین باین فراخی کہ وارد پس بردار مرا بکشش بسوئے خود۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائیگا کہ امام صاحب معہ جسم عنصری آسمان پر جانا چاہتے تھے

قبل موتہ کی ضمیر اور اس کی تفسیر

بعض لوگ حضرت عیسیٰ کے نزول پر آیت و ان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ۔ کو پیش کرکے اس قدر جوش ظاہر کرتے ہیں کہ اگر موتہ کا مرجع حضرت عیسیٰ کو قرار نہ دیں تو ان کے نزدیک ایسا شخص گویا دائرہ اسلام سے خارج بلکہ واجب القتل ہے لہٰذا میں ایسے جوشیلے بھائیوں کی خاطر شرح بخاری سے چند سطور ذیل میں درج کرتا ہوں شاید کسی کو اپنی موت سے پہلے مسیح موعود پر ایمان نصیب ہو۔ شیخ الاسلام شرح بخاری میں ہے۔ و اما بر قول کسے کہ گوید ایمان ہر آئندہ پیش از موت خود یعنے نزد معاینہ پیش از خروج روح پس مقصود آن بود کہ نفع نمی کند او را این ایمان در آنحال

کہ ایمان درین وقت با ضطرار است نہ اختیار و موئد است این قول را قرأت ابی بن کعب لا یؤمنن بہ قبل موتہم۔ اب دیکھئے انجمن [illegible] پرست اپنے کفر و الحاد کے فنڈ سے اس بزرگ کے لئے کس قدر رقم الزام خلاف اجماع دینی تجویز کرتی ہے۔ کہ معاذ اللہ [illegible]

گورنمنٹ عالیہ دام حشمتہا کی فیاضی

گورنمنٹ نے واقعی بڑی مہربانی کی ہے کہ اپنے سب ملازمین کو جنکی تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں اس امر کی یادگار اور خوشی مین ایک ماہ کی چوتہائی تنخواہ زائد عنایت کی ہے کہ تخت انگلستان کو حکومت ہندوستان پر [illegible] پچاس سال کا ہوگیا ہے اس فیاضی کے لئے گورنمنٹ شکریہ کی مستحق ہے اور ہم گورنمنٹ عالیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین مگر یہ معلوم نہین کہ پچاس روپیہ ماہوار کی حد کس خیال سے مقرر کی گئی ہے کیا [illegible] ماہوار سے زیادہ تنخواہ پانے والے دولتمند سمجھے گئے ہین اور پچاس تک لینے والے غریب تصور کئے گئے ہین اگر یہی بات ہے تو یہ بات ٹھیک نہین گورنمنٹ کے نزدیک [illegible] روپیہ ماہوار پانیوالے بہی بڑی حیثیت کے نہین سمجہے گئے کیونکہ گورنمنٹ اس سے زیادہ تنخواہ پانے والون سے انکم ٹیکس لیتی ہے اور اس سے کم تنخواہ پانیوالون سے انکم ٹیکس نہین لیاجاتا اور علاوہ ازین ایک سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پانیوالے ملازمین کو ریل کا ڈبل انٹرمیڈیٹ کرایہ ملتا ہے گو اس لحاظ سے بہی سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پانیوالے ایک ہی پلیٹ فارم پر رکھے گئے ہین سو کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ کیون ان ملازمین کو جو ایک سو روپیہ ماہوار تک [illegible] روپیہ ماہوار تک تنخواہ پاتے ہین گورنمنٹ عالیہ اپنی اس دریا دلی اور فیاضی سے محروم رکھے۔

۲۔ گورنمنٹ براہ غربا پروری اس امر پر بہی غور فرماوے کہ موجودہ قحط کی وجہ سے جو عالمگیر ہے اور کبہی ملک سے نکلنے والا معلوم نہین ہوتا۔ عام ملازمین کا حال بہت ابتر ہو رہا ہے۔ تنخواہین جو اس وقت ملتی ہین یہ اس زمانہ کی مقرر کی ہوئی ہین جبکہ ملک مین ہر چیز کی ارزانی تہی اور ان تنخواہون مین بڑی عمدگی سے ملازمین کا گذارہ ہوتا تہا اور اب ایسے قحط شدید مین بہی وہی تنخواہین ملتی ہین۔ ناچار ملازمین کو جون تون کرکے نہایت تنگی سے گذارہ کرنا پڑتا ہے۔ بیس بائیس سال پہلے گیہون کا بہاؤ زیادہ سے زیادہ [illegible] روپیہ مانی تہا اور آج پچاس روپیہ مانی ہے یعنے گیہون کی قیمت پانچ گنا قیمت بڑہ گئی ہے دیگر اقسام اناج کی قیمت بہی اسی لحاظ سے زیادہ ہوگئی ہے۔ گہی جو پہلے چار پانچ روپیہ سیر فی روپیہ ملتا تہا وہ آج دو اچہٹانک یا ایک سیر ملتا ہے لکڑی سوختنی جو پہلے پانچ یا چہ من فی روپیہ ملتی تہی وہ آج ایک من فی روپیہ ملتی ہے علی ہذا القیاس اور اشیاء خوردنی وغیرہ کی قیمتین بہی اسی طرح بڑہ گئی ہین کل پیشہ ور لوگون نے اپنی اجرتین اسی قحط سالی کی وجہ سے بہت زیادہ کرلی ہین چنانچہ ایک قلی جو پہلے ۲ یا ۳ آنہ یومیہ پر مل جاتا تہا آج وہ ۴ یا ۸ پر ملتا ہے۔ معمار جو ۶ یا ۸ یومیہ پر خوشی سے کام کرتا تہا وہ آج ایک روپیہ یا سوا روپیہ یومیہ پر دستیاب ہوتا ہے کرایہ کے مکانون کا یہ حال ہے کہ پہلے جو مکان ایک روپیہ ماہوار پر ملسکتا تہا وہ آج بمشکل تین چار روپیہ کو ملتا ہے غرض اسی طرح ہر ایک چیز کی گرانی ہوگئی ہے اور ملازمین کا حال عام پر بہت برا ہو رہا ہے اجرتین اور قیمتین بڑہالینا لوگون کے اپنے اختیار مین تہا سو انہون نے ویسا کر لیا مگر ملازمین اپنی تنخواہین نہین بڑہا سکتے کیونکہ یہ ان کے اختیار مین نہین اس لئے بصد عجز گورنمنٹ عالیہ کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اپنے غریب ملازمین کے حال پر رحم فرمائے اور موجودہ سکیل آف سیلریز مین کچہ اضافہ کرکے ان کی مخلصانہ اور دلی دعائین حاصل کرے چونکہ گورنمنٹ عالیہ کو ہر وقت اپنی رعایا کی بہتری اور بہبودی مدنظر ہے اس لئے امید ہے کہ اس عاجزانہ عرضداشت پر ضرور غور فرماویگی اور ایک چوتہائی تنخواہ والے بونس سے بہی ایک سو تک یا [illegible] روپیہ ماہوار تنخواہ پانیوالے ملازمین تک کو محروم نہ رکہے گی۔ خداوند تعالی اس مہربان گورنمنٹ کا سایہ ہما پایہ تا ابد ہمارے سرون پر قائم رکہے۔ آمین۔ خیر خواہ ملازمین

عربی اُمّ الالسنہ ہے

عربی تمام زبانون کی ماں ہے اس کے ثبوت مین چند انگریزی کے الفاظ پیش کرتا ہون جو عربی سے ماخوذ ہین مین دینیات کی شاخ جماعت اول مین پڑہتا ہون اس لئے جہان تک میری معلومات نے کام کیا مین نے حوالہ دیا۔ عبد الکریم۔ قادیان

ترجمہ اردو	عربی	تلفظ	انگریزی
بلی	قط	کیٹ	Cat
پیالہ	کوب	کپ	Cup
ڈہانپنا	تکویر	کور	Cover
روئی	قطن	کاٹن	Cotton
پکارنا	قل	کال	Call
اونٹ	جمل	کیمل	Camel
کاٹنا	قطع	کٹ	Cut
خلیفہ	خلیفہ	کیلف	Caliph
غار	کہف	کیو	Cave
پکڑ	اخذ	کیچ	Catch
قہوہ	قہوہ	کافی	Coffee
مچہر	بق	بگ	Bug
کاٹنا	بت	بائٹ	Bite
خریدنا	بیع	بائی	Buy
کامیاب	فاز	پاس	Pass
ہل چلانا	فلاح	پلاؤ	Plough
آلو	بطاطا	پوٹاٹو	Potato
پستہ	فستق	پِسٹکس	Pistachio
بلغم	بلغم	فلم	Phlegm
چڑیا	عصفور	سپیرو	Sparrow
شکر	سکر	شوگر	Sugar
بیمار	سقیم	سک	Sick
شیطان	شیطان	سٹان	Satan
لمبا	طال	ٹال	Tall
املی	تمر ہندی	ٹمرنڈ	Tamarind
سرخ بینگن	طماطم	ٹوماٹو	Tomato
جہوٹ	لی	لائی	Lie
لیمو	لیمو	لائم	Lime
گردن	عنق	نیک	Neck
مخزن	مخزن	میگزین	Magazine
نرم	لین	لین	Lean
چاول	ارز	رائس	Rice
بیمار	علیل	ال	Ill
دلفین	دلفین	ڈولفن	Dolphin
ہرنی	غزالہ	گیزل	Gazelle
نارنگی	نارنج	[illegible]	Orange
افیون	افیم	اوپیم	Opium
قندیل	قندیل	کینڈل	Candle
وہ	ہو	ہی	He
اُن	ہم	ہم	Him
زمین	ارض	ارتہ	Earth
سب	ال	آل	All
کہانیان	الساطیر	سٹوری	Story

ترکی آئینی حکومت کے خلاف سازش

اخبار ڈیلی میل لندن کا ورنیر

ایڈیشن رقمطراز ہے کہ گذشتہ چہارشنبہ کو اتفاقاً ایک وسیع سازش کے وجود کا پتہ لگا جو ترکوں کی آئینی حکومت کے قلع وقمع اور قدیمی خودمختارانہ سلطنت کی بحالی کے لئے کی گئی تھی حسن اتفاق سے قسطنطنیہ کے ایک سرکاری دفتر میں ایک ہی نام (عبد الرحمن) کے دو ملازم تھے ایک تو پرجوش نوجوان ترک تھا اور دوسرا عبد الرحمان پرانی طرز حکومت کا سرگرم حامی تھا ایک قاصد عبد الرحمان کے نام چٹھی دفتر میں لایا جو نوجوان ترک کے ہاتھ آ گئی حالانکہ یہ دوسرے عبد الرحمان کو بھیجی گئی تھی نوجوان ترک اس خط کو پڑھکر ایسا مضطرب ہوا کہ اسے اپنے افسروں کو دکھانے سے باز نہ رہ سکا جنھوں نے چٹھی مذکور افسر پولیس کو بھیجدی اس کے چند گھنٹوں کے بعد خفیہ طور پر ۶۰ گرفتاریاں عمل میں آئیں کہتے ہیں کہ سلطنت کے تمام حصص میں ۲۰ ہزار سے کم آدمی اس سازش میں شریک نہیں جن کا ارادہ تھا کہ وزیر اعظم اور ایوان ڈپیوٹیز کے پریسیڈنٹ کو گرفتار کر کے قید کر دیں اور سلطان المعظم کو پارلیمنٹ اور دستوری حکومت توڑنے پر مجبور کریں اگر وہ نہ مانے تو انہیں معزول کر کے اس کے لڑکوں میں سے کسی کو تخت پر بٹھائیں اس کے ساتھ ہی یمن حجاز، ساموس، البان، مقدونیہ اور آرمینیا میں علم بغاوت بلند کر دیا جاوے نیز یہ بھی افواہ ہے کہ دو یورپین طاقتوں نے سازشیوں کی ہر طرح امداد و اعانت کا وعدہ کیا تھا۔ (پیسہ)

ایران کی حالت

تبریز کے بعد بختیاری سرداروں نے اصفہان پر آسانی سے قبضہ حاصل کیا کیونکہ شاہی فوجوں میں ناراضی پھیلی ہوئی ہے اور انہوں نے ان سرکش قبائل کا مقابلہ کرنا نہ چاہا اس وجہ سے کہ مہینوں سے تنخواہ تقسیم نہیں ہوئی اور وہ دوکانداروں کو لوٹ کر اپنا گذارہ کرتے رہے اور ان کے افسران کو قابو میں نہ رکھ سکے دوسرے مقامات پر بھی ایرانی فوج کی کم و بیش یہی حالت ہے صرف ان مقامات پر فوجیں اپنی فرض ادا کر رہی ہیں جہاں حکام مالیہ وصول کر کے فوج کی تنخواہیں ادا کرنے کے قابل ہیں مگر مقامی حکام جو کچھ مالیہ یا ٹیکس وصول کرتے ہیں وہ دار الخلافہ کو شاہ کے پاس نہیں بھیجی جاتی ہیں کیونکہ وہ مقامی ضروریات کے لئے ہی مشکل کافی ہوتا ہے اس لئے شاہ کی آمدنی بس اسی قدر ہے جس قدر ٹیکس باشندگان طہران سے وصول ہو سکتے ہیں صوبجات کے گورنر ہوا کا رخ دیکھ کر اپنی اپنی جیبیں پُر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ بھی بجز تشدد اور جبر کے کچھ زیادہ وصول نہیں کر سکتے مہینوں سے ان علاقوں ایک پیسہ ٹیکس کا وصول نہیں ہوا اور بقایا کا وصول کرنا محال ہو گیا ہے ڈاکو شہر کوں پر لوٹ مار کرتے ہیں بعض گاؤں والے جب کوئی قافلہ ان کے قریب سے گذرتا ہے اپنا ٹیکس لگاتے ہیں ورنہ مال نہیں لیتے مگر ان سوداگروں نے مال بھیجنا ہی بند کر دیا ہے غرضیکہ تجارت بالکل بند ہے اور بہت لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں ایرانی بلوچستان میں تو پانچ سال سے گویا ایرانی حکومت ہی نہیں ہر ایک بلوچی سردار خود مختار بن گیا ہے ہاں مشرقی ایران میں جہاں آبادی کم ہے امن قائم ہے اور نیز سال میں بھی خاموشی ہے چند روز گذشتہ شہر یزد [illegible] کی دانائی سے فساد ہوتے ہوتے رہ گیا دیکھئے یہ حالت کب تک رہیگی۔ (آبزرور نیوز)

بلغاریہ اور ٹرکی

روس نے بلغاریہ و ٹرکی دونوں کو ممنون احسان بنانے اور اپنا کوئی خاص مطلب نکالنے کے لئے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ ترکوں سے بلغاریہ کی عتقب گذاری کرانے کے لئے وہ انکی متدعویہ رقم (۴۸ لاکھ پونڈ) از بقایا تاوان جنگ روم و روس میں سے جو دولت عثمانیہ کو واجب الادا ہے وضع کرا دیگا اور بلغاریہ سے اسکی ادائگی بایں صورت قبول کریگا کہ جتنی رقم (۳۲۸۰۰۰۰ پونڈ) وہ خود ٹرکی کو ادا کرنے پر تیار ہے اس کے تمسک لکھ دے اور اس رقم کے قرضہ کا سود معمولی شرح سے برابر ادا کرتا رہے تاوقتیکہ سود کی مجموعی رقم ۱۵۲۰۰۰۰ پونڈ تک پہونچ جائے اس کے بعد وہ سود موقوف کر کے اصل رقم ادا کرنے پر کمر بند ہے اور ۳۲۸۰۰۰۰ پونڈ کا سہل اقساط میں چکانا ہے اسی طرح بلغاریہ کو وہی رقم ادا کرنی پڑیگی جو وہ خود ٹرکی کو بطور معاوضہ پیش کرتا ہے اور ترکوں کو وہ رقم وصول ہو جائیگی جکا وہ بلغاریہ سے مطالبہ کرتے ہیں گویا دونوں گھر آباد رہیں گے اور اسکی گرہ سے بھی اسوقت کچھ نہ جائیگا مگر نقصان ہوگا۔ اگر کامل پاشا کی وزارت اس تجویز پر رضامند ہو جائے کیونکہ روس کے اس جدید احسان سے بلغاریہ پر ممنونیت و فرمانبرداری کا جو اثر پڑیگا اور جسطرح بلغاریہ آئندہ اسکے احکام کی تعمیل کے لئے طیار رہیگا اسکی پوشیدہ مگر شدید مضرت کے علاوہ ترکوں کے ایک صریح نقصان کی صورت یہ ہے کہ وہ بلغاریہ و آسٹریا سے معاوضہ کی رقوم فوراً ملنے کی امیدوار و حقدار ہیں اور یہ دونوں حکومتیں اس میں کوئی عذر پیش نہیں کر سکتیں۔ برخلاف ازیں روسی تاوان جنگ جسکی بقایا ۱۹۰۸ء میں ۲۱۵۲۰۰۰۰ پونڈ تھی۔ حسب قرارداد سابق ۳ لاکھ ۱۸ ہزار ایک سو ۸ پونڈ کی سالانہ اقساط میں ادا کیا جاتا ہے اس حساب سے ۴۸ لاکھ پونڈ ترک پندرہ سولہ سال میں ادا کریں گے اور اگر اتنی رقم معاوضہ بلغاریہ کے حساب میں مجرا ہو جاوے تو بھی قریباً ۱۵۰۰۰۰۰ پونڈ انہیں ادا کرنے رہینگے جس کے لئے سالانہ اقساط بدستور دینا پڑینگی پس ترکوں کو اس انتظام سے بالکل کچھ فائدہ نہیں پہونچتا نہ ان کا بار قرض ایسا زیادہ ہلکا ہوتا ہے برخلاف ازیں اگر انکو بلغاریہ سے ۴۸ پونڈ لاکھ نقد یکشت مل جاویں تو وہ آسانی سے اپنا کوئی خاص قرضہ ایک دم ادا کر کے سالانہ سود و اصل کی قسطوں سے بچ سکتے ہیں اور اگر اس رقم کو سلطنت کے اندر کسی کام پر لگائیں تو معمولی ۵-۶ فیصدی سالانہ منافع کی شرح سے بھی ان کو اتنی رقم ہر سال وصول ہو سکتی ہے جو قریب قریب روسی تاوان جنگ کی قسط مقررہ کے برابر ہوگی پھر ان کا روس کی تجویز پر رضامندی [illegible] کس طرح درست کہی جا سکتی ہے [illegible] انگلستان و فرانس [illegible] اس بارہ میں ترکوں کی [illegible] پالیسی [illegible]

طاعون پر سرسری نظر

اگرچہ [illegible] ہندوستان [illegible] کی طرف سے نسبتاً آرام رہا ہے سال میں کبھی اب تک طاعون کی طرف سے باؤ خطر نظر نہیں آتا کیونکہ ان مہینوں میں جہاں اموات کی تعداد ہزاروں ہوتی تھی انکی بجائے سینکڑوں بیان کیجاتی ہیں لیکن طاعون کی [illegible] تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ امر بہت مشکل ہے کہ اس خوفناک مرض کی نسبت صحیح پیشینگوئی کی جا سکے کیونکہ ۱۸۹۸ء میں طاعون سے اموات میں کمی ہونے کے بعد ۱۸۹۹ء میں غضب آگیا تھا پہلے پہل ۱۸۹۶ء میں طاعون نمودار ہوا اس سال ۲۲۱۹ آدمی اس مرض کا شکار ہوئے جن میں زیادہ تر خاص شہر بمبئی کے تھے ۱۸۹۷ء میں [illegible] سال [illegible] کی تعداد قریب ۵۴ ہزار تک بڑھ گئی لیکن اس وقت [illegible] بمبئی پریزیڈنسی تک محدود تھی اس کے بعد دوسرے حصص میں اس نے پھیلنا شروع کیا۔ ۱۹۰۰ء میں بنگال میں اس نے سخت وبال ڈالا اور اموات کی تعداد بمبئی سے بڑھ گئی بنگال کے علاوہ حیدر آباد دکن اور میسور کی ریاستوں اور مدراس پریزیڈنسی صوبجات متحدہ اور پنجاب تقریباً کل علاقوں میں کم و بیش اس کا ڈیرا آ لگا اور ۱۹۰۱ء میں اموات کی تعداد ایک دم ۲ لاکھ ۷۳ ہزار ہو گئی ۱۹۰۲ء میں اور بھی غضب نازل ہوا کہ اموات کا نمبر ۵ لاکھ ۷۷ ہزار ہو گیا متوفیان میں تہائی حصہ صرف پنجاب کے لوگ تھے ۱۹۰۴ء میں کل ہندوستان میں اس بلائے آسمانی نے تخمیناً ۱۱ لاکھ ۴۳ ہزار آدمیوں کو فرشتہ موت کے حوالہ کیا ۱۹۰۵ء میں بھی ۱۰ لاکھ کے قریب آدمی طاعون سے مرے لیکن ۱۹۰۶ء میں اموات کی تعداد گھٹ کر گذشتہ سالوں کی نسبت ایک تہائی کے قریب رہ گئی اور ڈاکٹر اس عقدہ کو حل نہ کر سکے کہ کمی اموات کا باعث کیا تھا؟ ۱۹۰۷ء میں جبکہ لوگ سال گذشتہ کے تجربہ پر کمی کی امید لگائے بیٹھے تھے پھر طاعون نے موت کا بازار سخت گرم کر دیا یعنے اس سال ۱۳ لاکھ ۱۶ ہزار آدمی فوت ہوئے خدا کی قدرت ہے کہ سال گذشتہ میں نسبتاً بہت ہی امن رہا یعنے ایک لاکھ ۴۶ ہزار اشخاص طاعون سے فوت ہونے بیان کئے جاتے ہیں اب یہ دیکھنا

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

رکوع چہارم

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اللہ جو حکم دیتا ہے اس کے ساتھ کچھ نواہی بھی ہوتے ہیں۔ یہاں اسکن۔ کلا منہا رغداً تو احکام ہیں اور لاتقربا نہی ہے

ھذہ الشجرۃ۔ ایک درخت سے منع کیا جو ان کے لئے مضر تھا۔ بے جا تکلیف اٹھائی ان لوگوں نے جنہوں نے اس درخت کا نام ڈھونڈا ہے میرا اپنے ذوق کے مطابق یہ اعتقاد ہے کہ ہر شخص کو کچھ حکم دیا جاتا ہے تو ساتھ ہی کچھ ممانعت بھی کی جاتی ہے۔ کلوا تو اشربوا کے ساتھ ولا تسرفوا فرمایا ہے۔ ایسا ہی آدم کو کسی بات سے جو اس کے مضر تھی روکا۔

فتکونا من الظالمین۔ ایسا کرو گے تو اپنی جان پر بوجھ ڈالو گے آدم خدا کا مصطفٰے اور مجتبیٰ تھا اور قرآن مجید میں آیا ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ۔ جس سے معلوم ہوا کہ برگزیدہ لوگ بھی ظالم ہیں مگر وہ ظالم نہیں جن کے ظلم کا نتیجہ بُرا ہے۔ بلکہ وہ نفس پر رضاء الٰہی کے لئے ظلم کرتے ہیں۔

فازلھما الشیطان۔ شیطان کو بھی ایک موقعہ معلوم ہوا اور اس نے پھسلانا چاہا۔

عنھا۔ اس درخت سے۔ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ نسی فلم نجد لہ عزماً۔ کچھ مدت کے بعد آدم حکم الٰہی کو بھول گئے اور یہ کسی انسان کے لئے موجب تعجب نہیں ہو سکتا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آدمی نماز کے لئے بڑے اہتمام کے ساتھ گھر سے آتا ہے وضو کرتا ہے پھر پہلی رکعت دوسری سے بالکل مختلف ہے پھر بھی بھول جاتا ہے قرآن مجید کی آیات کا بھی یہی حال ہے بعض وقت معمولی آیت قرأت کے وقت بھول جاتی ہے روزہ رکھا جاتا ہے مگر بھول کر پانی پی لیتے ہیں۔ یہ عجائبات قدرت ہیں۔

اخرجھما۔ اللہ نے نکال دیا اس حالت سے جس میں وہ تھے پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب بعض تمہارے دشمن بھی ہیں تو تم چوکس رہو۔

اھبطوا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ سزا نہیں۔ آدم نے خدا سے کچھ باتیں سیکھیں جیسے حضرت ابراہیم نے اذ ابتلی ربہ بکلمات فاتمھن۔ یعنی کچھ احکام دئے جن کو ابراہیم نے پورا کیا تو امام بنایا گیا۔ اسی طرح خدا نے حضرت آدم کو درجات عطاء فرمائے۔

ھو التواب الرحیم۔ کے بعد قلنا اھبطوا فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بطور سزا ہرگز نہیں یہ قرآن شریف کے سیاق کے بالکل خلاف ہے۔

فاما یاتینکم منی ھدی۔ ہمارا ہدایت نامہ جب آئے تو قاعدہ یاد رکھو جو تابع ہوگا اس پر کوئی خوف و حزن نہیں۔ ہر زمانے میں ایک تغیر آتا ہے اس تغیر میں ایک قوم خوف و حزن میں ہوتی ہے۔

رسول کریم جب مبعوث ہو کر پبلک میں آئے تو لا الٰہ الا اللہ کا وعظ کیا۔ اس وقت دو مذہب تھے ایک موحد دوسرے بت پرست۔ ان میں سے جو تبع تھے حضرت نبی کریم کے وہ کامیاب ہوئے اور سارے عرب کو ساتھ ملا لیا۔ مگر کافر اسی خوف و حزن میں رہے عبد اللہ بن ابی اور ابوجہل کو تھوڑا رنج نہ تھا اور پھر کفار کو کتنا حزن ہوا ہوگا جبکہ دونوں کے بیٹے مسلمان ہو گئے۔

غرض جو فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں وہ سکھ پاتے ہیں اور جو مقابلہ کرتے ہیں وہ اصحاب النار جل بھن کے کباب ہو جاتے ہیں۔ ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ مومنوں کو بھی خوف و حزن ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مومنوں کے لئے یہ وعدہ ہے ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ غرض یہ خوف و حزن ایک فریق کے لئے کامیابی کا موجب ہوتا ہے۔ تو دوسرے کے لئے ناکامی کا

۳۰۔ جنوری ۱۹۰۹ء

سارا قرآن شریف حقیقت میں الحمد کی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تین گروہوں کا اور اپنی صفات میں سے چار صفات کا ذکر کیا ہے ایک گروہ کا نام منعم علیہم ہے۔ بہت سے لوگ منعم علیہ ہو کر ہی مغضوب بن جاتے ہیں۔ مغضوب علیہ وہ ہوتا ہے۔ جو علم پر عمل نہ کرے اور کسی سے بے جا عداوت رکھے احادیث میں یہود بتائے گئے ہیں ان میں یہی بات کہ بے جا عداوت رکھتے ہیں اور جو انعمت علیہم ہو کر علم نہیں رکھتے اور کسی سے بے جا محبت رکھتے ہیں وہ ضالین ہیں۔ احادیث میں ان کا نام عیسائی آیا ہے۔ [illegible] کا نام چھوڑ دیا ہے اسرائیل کو یونانی زبان میں س بجائے ش بولتے ہیں [illegible] سپاہی بہادر۔ خدا تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کا یہ نام رکھا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا بہادر سپاہی ہے۔ ماں باپ نے تو یعقوب نام رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسرائیل نام رکھا۔ ہم کو بتایا کہ تم کن اسلاف کی اولاد ہو۔

انعامات کو یاد کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ ہمارے احکامات کی بجا آوری میں سستی نہ کرو ہمارے احکامات کی بجا آوری کا یہ نتیجہ ہوگا کہ جو نتائج پہلوں کو عطا ہوئے ہیں وہ تم کو بھی عطا ہو جائیں گے۔ بعض اوقات انسان کو ایک اور مشکل پیش آ جاتی ہے وہ یہ کہ بعض آدمی غریب ہوتے ہیں اور ان کو فکر ہوتا ہے۔ کہ ہم کسی بڑے آدمی کی مخالفت کریں تو ہم کو نقصان پہنچے گا۔

نعمتی التی انعمت علیکم ... سب سے بڑی نعمت تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک تھا
اوفوا بعہدی ... تم ... عہدوں ... کے پابند ہو جاؤ جو مین نے ان پر قرارت ... ایسے کا وعدہ
فرمایا ہے ... وعدون ... ۔

چونکہ کسی شرعی حکم پر عمل کرنے مین بعض آدمیون کو مشکلات ہوتی ہین اور بڑے آدمیون کو
خوف ہوتا ہے کہ شاید وہ تکلیف دین اس لئے فرماتا ہے ۔ ایای فارھبون
ڈرو تو میرا ہی ڈر رکھو ۔

انسان حق بات کا اظہار بوجہ مالی ضعف یا ضعف جاہ و جلال یا ضعف ... سے نہین
کرسکتا مثلاً ایک آدمی غریب ہے اپنا جتھا نہین رکھتا پس وہ دوسرون کا محتاج ہے فرماتا ہے کہ
تم اظہار حق مین کسی کی پرواہ نہ کرو ۔ تم میرے وفادار ... میرا ڈر رکھو مین ضرور تمہاری مدد
کرون گا ۔ یہ ضعفا ... ہے ۔

مصدقا لما معکم ۔ مصدقاً پر بعض عیسائیون نے اعتراض کیا ہے کہ مسلمان کیون
انجیل پر عمل نہین کرتے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم مصدق ہین ... بلکہ انجیل وہ ہو
جو عیسیٰ پر نازل ہوئی اگر وہ انجیل ہو تو ہم اس کے مصدق ہین ۔
پھر کوئی چیز مصدق اس چیز کے لئے ہوسکتی ہے جو تصدیق کی محتاج ہو مثلاً سبت مناؤ یا یہ کرو
تو یہ محتاج تصدیق نہین ۔ تصدیق کی محتاج پیشگوئیان ہوتی ہین اسلام کی وجہ سے جو تغیرات
کے ... عیسائیون سے ہمارا سوال ہے کہ آیا اس کے متعلق کوئی
پیشگوئی تمہاری کتابون مین ہے یا نہین اگر ہے تو وہ پوری ہوچکی ۔
تصدیق کے دوسرے معنے سچ کو سچ کہنے والا ۔ جھوٹ کو جھوٹ کہنے والے کو مصدق نہین
کہتے پس جو ان کتابون مین سچ ہے اس کو اپنی تعلیم مین لیکر سچا ثابت کر دیا اور جو جھوٹ ہے
اس کی تکذیب کردی ۔ مثلاً یہود کہتے ہین کہ خدا ایک ہے اور مسیحی کہتے ہین کہ خدا تین ہین
پس فرمایا ۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثہ ۔

ولا تکونوا اول کافر بہ ۔ یعنے تم پڑھے ہوئے کافر ہوگے تو اول درجہ کے کافر کہلاؤ گے
گو مشرک پہلے کافر ہوئے تھے مگر وہ جاہل تھے اس لئے ... کہا
کہ تم اول درجہ کے کافر ہوگے کیونکہ تم کو منہاج نبوت کا علم ہے اور یہ ہر کا فرنے ۔
ثمناً قلیلاً کے یہ معنے ہین کہ قرآن کی قیمت تھوڑی نہین لینی چاہیئے بلکہ اس کا
مطلب یہ ہے کہ جھوٹے مسئلے بنا کے اپنی بڑائی یا دنیا چاہنا بہت برا ہے ۔
قرآن مجید مین آیا ہے کہ قل متاع الدنیا قلیل جس سے ثمناً قلیلاً کے
معنے کھل سکتے ہین ۔

فاتقون ۔ میرا تقوے اختیار کرو ۔

انتم تعلمون ۔ جب کہ تم پر حق واضح ہوچکا ہو ۔ یہ سب علما سے خطاب ہے ۔
کیونکہ ایسے لوگ علما مین بہت ہین ۔
مثلاً ایک امیر شخص نے ایک عالم سے پوچھا کہ کربلا جانا بہتر ہے یا مکہ جانا اس نے
جواب دیا کہ ... تو زاد راہ اور امن کی شرط ہے اور کربلا کے واسطے یہ شرط
نہین ... عظمت اور اس کی طرف اپنی جان جو کہون مین وہاں کا جانا سمجھ

کربلا ان اللہ پڑھتا چلا گیا ۔ بعد مین کسی دوست نے پوچھا کہ کیون حضرت یہ کیا فرمایا ۔ کہنے لگے کہ اس نے
دہوکا کھایا میرا مطلب یہ تھا کہ کربلا جانا ثابت ہی نہین دیکھو اگر اسے حق کہنا منظور ہوتا تو ایسے
مشتبہ لفظ نہ بولتا ۔ پھر فرمایا کہ نمازین سنوار سنوار کر پڑھو اور زکوۃ دیتے رہو ۔ مین نے بہت کم
عالمون کو زکوۃ دیتے دیکھا ہے ان مین زکوۃ کا رواج کم ہے ارکعوا فرمانبردارون کے ساتھ
ہو جاؤ ۔

اتامرون الناس ۔ ایسے نہ ہو کہ لوگون کو تو نیکی کا حکم کرو اور اپنے تئین ترک کردو ۔
تنسون کے معنے ترک کرنے کے ہین ۔ قرآن شریف مین ایک جگہ آیا ہے نسوا اللہ
فنسیھم افلا تعقلون ۔ تم کیون نہین رکتے عقل ایک صفت ہے جس سے انسان اپنے
تئین بدیون سے روک سکتا ہے ۔
یہ دو گروہ ہوئے ۔ ضعفا اور علما ۔ اب تیسرے گروہ کا ذکر آتا ہے یہ امرا کا گروہ ہے
ہمارے ملک مین ان لوگون کے لئے گویا کوئی شریعت ہی نہین ۔ اور نہ کوئی واعظ ہے
ہر قسم کی بدی ان کے لئے مباح ہے ان کی مجلسون والے نہیے خوشامدی ہین ایک
امیر نے بینگن کی تعریف کی حاضرین مجلس نے بھی ان مین ہان ملائی ۔ دوسرے دن اس نے بینگن
کی مذمت کی ۔ تو وہ بھی مذمت کرنے لگا ۔ ایک دوست نے کہا کہ یہ کیا ؟ کہنے لگا ۔ مین تو امیر کا
نوکر ہون بینگن کا نوکر نہین ۔
پس امرا کو خصوصیت سے حکم دیتا ہے کہ روزے رکھو ۔ نماز پڑھو یہ طریق مشکل ہے ۔ مگر
خشوع اختیار کرنے والون کو نہین ۔
انھا کی ضمیر مونث ہے جو صبر و صلوۃ کی طرف پھرتی ہے ۔ عربون مین قاعدہ ہے ۔ کہ
مذکر و مونث مل جاوین تو مذکر کو ترجیح دیتے ہین لیکن اگر علیحدہ مونث و مذکر کو ضمیر پھیرنا ہو تو مونث ہوگا ۔
قرآن مجید مین ایک جگہ فرمایا ۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ لا ینفقونھا ۔
ھا ضمیر فضہ کے لحاظ سے مونث آیا ہے حالانکہ اشارہ دونون کی طرف ہے یہ انگریزون
مین بھی رواج ہے ۔ کہ ہاتھ ملانے خطاب کرنے مین عورتون کو مقدم کرتے ہین ۔ عرب کے
شعرا کا بھی یہی مسلک ہے ۔ ایک شعر ہے ۔ وما ذکر الرحمن یوماً ولیلۃ ملکنا فیھا مثل لیلۃ البدر ۔
الذین یظنون ۔ یقین کرتے ہین ۔

۳ ۔ فروری ۱۹۰۹ء

یا بنی اسرائیل ۔ اللہ تعالیٰ مخاطب کرتا ہے ایک قوم کو اور فرماتا ہے کہ تم بہادر سپاہی کی
اولاد ہو اور بہادر بنو ۔
مین سمجھتا ہون تمہین بھی مخاطب کرکے یہی کہتا ہے تم اپنے بزرگون کو یاد کرو کہ کس طرح
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام اسلام کی اشاعت مین اپنی جان تک لڑا دی ۔ صحابہ ایسے
بہادر تھے کہ ایک دفعہ نبی کریم نے ان سے کہا دریا کے کنارے پر جاؤ کچھ کام ہے تین سو
آدمی روانہ ہوئے اور مین حیران ہون کہ یہ نہین پوچھا کہ ہماری رسد کا کیا انتظام ہوگا ۔ کچھ کھجورین
... لے گئے جو رستے ہی مین ختم ہوگئین ۔ جب کچھ پاس نہ رہا تو کیکر کے پتے پھانک کر گذارہ
کرتے رہے ۔ پھر ایک وہیل مچھلی ہاتھ لگی جس پر تین سو آدمیون نے سترہ روز تک گذارہ کیا ۔
دیکھو اتباع کی کیا محبت تھی جو ان لوگون مین تھی اب مین دیکھتا ہون کہ کسی کو مالی نقصان
ہی پہنچ جائے یا عزت مین فرق آجاوے یا کسی کے خیال کے خلاف ہی کوئی حکم

شرعی ہو تو اُسے گراں گذرتا ہے۔

فضلتکم علی العالمین
لا تجزی نفس عن نفس

احمدی قوم پھر قادیان کے رہنے والے خصوصیت سے اس پر غور کریں - ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ کوئی بھی کسی بھی کے کام نہیں ہو سکتا۔ والدہ کو کتنی محبت ہوتی ہے مگر ذرا بچے کے پیٹ میں درد اُٹھے وہ اس درد کو بانٹ ہی نہیں سکتی۔ سب سے زیادہ محبت کرنے والے تو پیر ہوتے ہیں ان پیروں میں سے سب سے بزرگ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں - جنہوں نے ہمیں ہگنے موتنے تک کی جانچ تک سکھائی پھر ہم نے اپنے امام کو دیکھا۔ میں بیمار ہوتا تو وہ میرے لئے قربانیاں کرتے اور بار بار مکان کی تبدیلی کراتے اور دم دم خبر منگواتے ایسا درد کسی میں ہو سکتا ہے۔ پھر بھی جب وہ فوت ہونے لگے تو ہم نے کیا کر لیا۔ بعض وقت سفارش بھی کام دے جاتی ہے مگر ایک وقت سفارش بھی نہیں مانی جاتی۔ مواخذہ الٰہی کا وقت ایسا آتا ہے کہ

ولا یقبل منہا شفاعۃٌ - یہاں شفاعت کی مطلق نفی نہیں ہے۔ کیونکہ الّا باذنہ کا استثنار دوسرے مقام پر موجود ہے۔ ولا یشفعون الا لمن ارتضی قرآن میں آچکا ہے۔ دیکھو یہودیوں پر ایک وقت آیا کہ لئن اخرجتم لنخرجن معکم ولا نطیع فیکم احداً ابداً وان قوتلتم لننصرنکم کہنے والے بھی کچھ بھی کام نہ آسکے۔

یستحیون - عورتوں کو زندہ رکھتے دوسرے معنے میرے نزدیک یہ ہیں کہ ان کے حیا کو سلب کرتے تھے

فرقنا بکم - دریا کو تمہارے لئے الگ الگ کر کے ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ دوسری آیت میں فرمایا ہے فاضرب لہم طریقاً فی البحر یبساً - ایک راستہ اس دریا میں خشک نکال دیا ہے۔

انتم تنظرون - ایک فضل تو یہ تھا کہ دشمن کو ہلاک کر دیا اب دوسرا فضل یہ ہوا کہ دشمن کو تمہاری آنکھوں کے سامنے ہلاک کیا۔

وانتم ظالمون - اور تم مشرک ہو گئے ان الشرک لظلم عظیم

تشکرون - تا تم قدر کرو

الفرقان - وہ مدد جس سے دشمن اور موسیٰ کے درمیان فیصلہ ہوا وہ یہی کہ فرعون غرق ہو گیا اور بنی اسرائیل نجات پا گئے۔ اور ... کہ ان کے وارث ہوئے

۴- فروری ۱۹۰۹ء

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک زمانہ میں طور پر تشریف لے گئے ایک شریر آدمی نے بچھڑا بنایا اور ان لوگوں سے کہا کہ یہی موسیٰ کا معبود تھا وہ بھول کر پہاڑ پر چلا گیا۔ تم لوگ ناواقف تعجب کرو کہ ایک قوم بچھڑے کو کیونکر خدا ٹھہرا سکتی ہے سو میں تمہیں سناتا ہوں کہ دیکھو آجکل ہندو کیسے ذہین اور چالاک ہیں۔ پھر بھی پتھروں کو معبود سمجھتے ہیں بچھڑے میں تو پھر ایک آواز تھی۔ پتھر میں یہ بات بھی نہیں۔ پھر پتھروں پر ہی اکتفا نہیں بلکہ جمنا جی گنگا جی اور اس قسم کی کئی ندیوں کی پرستش کرتے ہیں۔ خیر یہ تو ہندو ہیں۔ مسلمانوں کا حال بھی اچھا نہیں۔ لاہور دار السلطنت ہے اس کی نسبت دانشمند لکھتے ہیں کہ یہاں تیس ہزار حفاظ قرآن شریف موجود ہیں۔ باوجود اس کے پھر علم قرآن ایسا مفقود ہے کہ وہاں بھی گھوڑے شاہ کی خانقاہ ہے۔ سو اس قسم کی ہزاروں قبریں ہیں جن پر پتلیاں یا رسّے چڑھتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے صرف یہی کہ کوئی قوم خواہ کس قدر اچھی ہو۔ جب بُروں سے اس کا تعلق ہو تو ان کی رسم و عادت نیکوں میں بھی رواج پذیر ہو جاتی ہے دیکھو مسلمان جانتے ہیں صبر بھی اچھی چیز ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ بے صبری کا نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ اور پھر یہ بھی جانتے ہیں کہ پیچ کر رونا جائز نہیں باوجود اس کے شیعہ کو دیکھ کر سنی بھی محرم میں روتے پیٹتے ہیں اور تعزیے بناتے ہیں میں نے تعزیہ بنانے والوں کو پوچھا ہے کہ یہ واقعی امام حسین کی قبر ہے۔ تو وہ کہتے ہیں نہیں۔ پھر جب یہ جتایا گیا کہ جو دن امام حسین کے قبر بنانے کا ہے اس دن تم اس قبر کو توڑتے ہو۔ تو وہ بہت نادم ہوئے۔ غرض انسان کی غیرت اٹھ جاتی ہے اور وہ بدی کو نیکی سمجھنے لگ جاتا ہے یہاں بنی اسرائیل نے بھی ایسا ہی کیا کہ فرعونیوں میں رہتے رہتے وہ اپنے خدا کو بھول گئے اور گائے کی عظمت ان کے دلوں میں گھر کر گئی اور وہ اس کی پوجا کرنے لگ گئے۔ تو خدا نے فرمایا - توبوا الیٰ بارئکم تم اپنے گھڑنے والی کی پرستاری کرو۔

فاقتلوا انفسکم - اس کے معنے میرے نزدیک یہ ہیں کہ اس جرم کے جو سرغنہ ہیں ان کو قتل کر دو۔ جو عام تھے ان کو خدا نے معاف فرما دیا جیسا کہ آگے فرمایا۔ فتاب علیکم۔

جہرۃً - خدا کو کھلا دیکھ لیں۔ یا یہ بات کھل کر کہہ دی۔

موتکم - غشی اور بے ہوشی

ظللنا علیکم الغمام - مصیبتوں کے وقت بادلوں کا سایہ بھیجا۔

منّ - جو رزق بلا محنت کسی انسان کو ملے - الکمأۃ من المن - اٹکے جو روٹی کھاتے ہیں میرے خیال میں وہ بھی منّ ہے کیونکہ ان کو وجہ معاش کے لئے کچھ پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی۔

سلویٰ - عربی زبان میں شہد کو بھی کہتے ہیں جو جنگلوں میں بافراط مل جاتا تھا اور جو چھوٹے چھوٹے پرندوں کو بھی کہتے ہیں

ظلمونا - ہمارا نقصان نہیں کیا۔

وادخلوا الباب سجداً - کسی بستی میں داخل ہو تو عہد کر لو کہ فرمانبردار ہو کر رہیں گے اور ظالمانہ ... مرتکب نہ ہوں گے۔

حطۃٌ - توبہ کرنے سے ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے اور سجداً کا اجر زید المحسنین سے ظاہر ہے۔

۶- فروری ۱۹۰۹ء

واذ استسقیٰ موسیٰ لقومہٖ - دنیا میں قحط پڑتے ہیں ان کے مدد کرنے کے لئے دو راہیں ہیں ایک تو یہ کہ مدبران ملک نے سوچا کہ اب کیا تدبیر کریں اور پھر جو مجموعی طور سے رائے قائم ہو۔ اس پر عمل کیا۔ چنانچہ اس زمانہ میں ریل گاڑی کو قحط کا علاج سمجھا گیا تاکہ جس جگہ پیداوار ہو وہاں سے اس جگہ فوراً پہونچائی جاوے جہاں پیداوار نہیں ہوئی۔ پھر گرانی وارزانی کی اطلاع جلد بہم پہونچانے کے لئے

تار ایجاد کی گئی۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ جنگلوں کو آباد کر دیا تاکہ لوگوں کے لئے کافی غلہ بہم پہونچ سکے۔ ایک دنیا دار تو اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا۔ مگر انبیاء کی راہ ان راہوں سے علیحدہ ہے وہ ہر مصیبت کا علاج اللہ کے حکم کی ماتحت کرتے ہیں۔ دیکھو بعض صحابہ کرام کو جب کفار سے تکالیف پہونچیں تو وہ اور ملکوں کو ہجرت کر کے چلے گئے مگر نبی کریم خود نہیں گئے بلکہ ایک دن حضرت ابو بکرؓ کے گھر گئے اور فرمایا کہ ہم اور آپ اکٹھے چلیں گے میں اُمید کرتا ہوں کہ خدا مجھے بھی ہجرت کا حکم دے اور دن نے آگے اپنے ارادہ سے تکالیف پر سفر کیا۔ مگر نبی کریم حکم آلہی کے منتظر رہے اسی طرح آپکے زمانہ میں قحط ہوا۔ آپ اور بھی تدابیر کر سکتے تھے۔ مگر انبیاء کا طریق دعا ہے ان پر عمل کیا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو بھی جب ایسی مصیبت پیش آئی تو انہوں نے پانی مانگا قوم کے لئے کس سے؟ چونکہ یہ بات بدیہی ہے کہ ایک نبی اللہ ہی سے مانگتا ہے اس لئے اللہ کا ذکر نہیں کیا۔ اس پر ہم نے الہام کیا۔

اضرب بعصاک الحجر - اس کے کئی معنے ہیں۔ سبھی معنے صحیح ہوں گے ایک تو یہ کہ اس پہاڑ پر تم اپنا عصا مارو وہاں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور یہ امر ممکن ہے کیونکہ زمین کے اندر پانی چلتا ہے اور جہاں اللہ کی مرضی ہو چھوٹ نکلتا ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کشف صحیح عطا کیا۔ آپ کو جب اعلام آلہی سے معلوم ہوا کہ یہاں کوئی پانی قریب ہی جاتا ہے تو برچھا مارا اور اس سے چشمہ پھوٹ نکلا۔ میرے خیال میں اس طبیعی کا اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر ایک اور معنے بھی مجھے پسند ہیں وہ یہ کہ اپنی جماعت کو پہاڑ پر

عصا کے معنے عربی زبان میں جماعت الاسلام یعنے فرمانبردار جماعت کے ہیں۔ لاٹھی کو بھی اس لئے عصا کہتے ہیں۔ کہ اس پر انگلیوں کی جماعت اکٹھی ہوتی ہے۔

لا تعثوا - جب گھر سے بلا محنت کھانا ملے اور پیٹ بھر جائے۔ تو بعض لوگ فرمانبرداری کی قدر نہیں کرتے۔ اور ان کے دماغ میں باغیانہ خیالات اٹھتے ہیں۔ پس وہ امن میں خلل ڈالتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ نے تمہیں بے محنت رزق دیا تو بجائے شکر فساد نہ کرو۔ عثی۔ سخت فساد کو کہتے ہیں۔ لا تعثوا - بہت شرارت نہ کرو

لن نصبر علے طعام واحد - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے پانی ہی کا انتظام نہیں کیا بلکہ تمہیں اپنی جناب سے طیب کھانا بھی دیا۔ طعام واحد - ایک ہی طرز پر یعنی جنگل سے یا یہ کہ منّ جو انہیں ملتی تھی وہ ہمیشہ ہی ملتی۔ سلویٰ کی نسبت تورات میں لکھا ہے کہ چند روز ملی۔

بقلها - ترکاریاں زمین کی۔

قثائها - ککڑیاں زمین کی۔

فوم - لہسن کو کہتے ہیں اور گیہوں کو بھی۔

میری سمجھ میں انہوں نے ان چیزوں کا ذکر کر کے زمینداره چاہا۔ بالذی ہو خیر بدلے اس کے

خیر - یہ خیر کیا تھی۔ سنو! مجھے ان معنوں پر یقین ہے کہ وہ خیر فرعون کی غلامی اور ماتحتی سے چھڑا کر جہاں ان کی صحت و قویٰ جسمانی میں فتور آ گیا۔ آزادی اور جنگل اور پہاڑوں کی رہائش اور بے محنت رزق کی بخشش تھی۔ خدا کا مقصود یہ تھا کہ ان میں حریت کی روح پھر جلے اور پھر یہ فاتح بنیں مگر انہوں نے اس انعام آلہی کی قدر نہ کی اور کہا کہ زمینداره کریں گے۔

بعض حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ نے ایک گھر میں زمیندارہ کے آلات دیکھے۔ تو فرمایا ذلت کے سامان ہیں۔ اس ارشاد نبوی سے یورپ کی قوموں نے نفع اٹھایا۔ دیکھو کہ جنگلوں کو آباد کر دیا ہے مگر وہ زمینیں ہیں دیتے ہیں انگریزوں کو عموماً نہیں دلاتے یہ اس لئے کہ انہوں نے دیکھ لیا۔ مسلمانوں کی چار قومیں۔ سید۔ مغل۔ پٹھان۔ ترک فاتح ہو کر آئیں لیکن آکر زمیندارہ شروع کر دیا تو آخر کار کمزور ہو گئیں کیونکہ وہی زمین جو کسی مورث اعلےٰ کے پاس ہزار بیگہ تھی۔ اولاد میں تقسیم ہوتے ہوتے ہر ایک کے پاس چار چار بیگھ رہ گئی۔ جس سے قوت لایموت بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

خیر - حضرت موسیٰ نے کہا کہ اچھا جو کچھ تم نے چاہا وہ ہم سے نہ پا جاؤ کوئی گاؤں آباد کر لو۔ مگر ان سے یہ معاہدہ کر لیا کہ شام کے فتح ہونے تک دوسری قوم کے ساتھ رہنا

ضربت - لگا دی گئی۔

ذلة - دن بدن کم ہوتے گئے۔ ذلت کے معنے کمی کے ہیں

مسکنة - بے دست و پا ہو گئے زمیندارہ چھوڑ کے کہیں نہ جا سکتے تھے۔ پھر یہ غضب زمیندارہ سے نازل نہیں ہوا۔ بلکہ اس لئے کہ وہ آیات اللہ کا کفر کرتے۔ انبیاء کے قتل کی تدبیریں سوچتے رہتے۔ یہ جرأت کیوں ہوئی پہلے چھوٹی چھوٹی نافرمانیاں کرتے تھے جن کی جرأت بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہونچی۔ اس بات کا تماشا میں نے آگ سے دیکھا ہے کہ پہلے ایک دیا سلائی ہوتی ہے جسکی تیلی کے ایک کنارہ پر آگ مخفی ہوتی ہے۔ مگر ذرا گھسنے سے وہ بھڑک اٹھتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے وہ مکانوں اور شہروں کو جلا سکتی ہے اسی طرح گناہ پہلے تھوڑا سا ہوتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے فسق و فجور تک نوبت پہونچتی ہے۔ پھر اس سے کفر تک یہاں تک کہ دوزخ کی آگ اس کا انجام ہے۔ تم اپنے تئیں پہلے ہی سے بچاؤ تا ہلاکت میں نہ پڑو۔ بنی اسرائیل کی مثال سے عبرت پکڑو۔

۸ - فروری ۱۹۰۹ء

ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون - چونکہ اس وقت ایک مذہبی جنگ شروع تھی اس واسطے تمام قومیں خوف کی حالت میں تھیں۔ کہ خدا جانے ہمارا مذہب اور ہماری عزت باقی رہتی ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مؤمن ہیں ان کا نشان یہ ہے کہ ان کے لئے کوئی ڈر نہیں اور ان میں حزن باقی رہے گا۔

میثاق - پکا وعدہ۔

ورفعنا - اونچا رکھا ہم نے تم پر طور کو۔

بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ حضرت موسیٰ کے ساتھ اس شوق میں گئے۔ کہ ہم بھی مکالمات آلہیہ سنیں۔ حضرت موسیٰ نے انہیں ہدایت کی کہ میں پہاڑ پر جاتا ہوں تم یہاں پہاڑ کے نیچے انتظار کرو۔ جب جناب آلہی سے ارشاد ہو گا تمہیں اس دعا کے مقام پر بلا لونگا چونکہ انہیں پہاڑ کے نیچے رہنے کی سخت تاکید کی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے تم پر پہاڑ کو اونچا رکھا۔ (پھر اس میں زلزلہ آیا جس سے وہ سمجھے کہ وہ ہم پر گر پڑنے والا ہے) (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

انتخاب الجرائد

حجاز ریلوے ۔عربون معان اور تبوک کے مابین حجاز ریلوے لائن کو توڑ ڈالا ۔سلسلہ تار بھی منقطع ہے ۔تعمیر ریلوے مذکور مین جو رشوت خوری اور دیگر جرائم کے ارتکاب ہوئے ہین مجلس مبعوثان نے ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی منعقد کی ہے ۔

انتقال ۔سلطان المعظم کی تیسری حرم محترمہ کے انتقال کی خبر کافہ مسلمین کے لئے موجب افسوس ہے ۔

طاعون ۔ جدہ مین طاعون کا نیا کیس ہو گیا جس کے باعث ینبوع کے مسافرون پر تین دن کا قرنطینہ لگا یا گیا ہے ۔

رفع تنازع ۔ ارض مقدس مین جو تنازعہ روسیون اور عربون کے مابین دمیانوس بطریق کی معزولی کے باعث واقع ہوا تھا اسکی تحقیقات کے لئے آستانہ سے ایک کمیشن مرتب کر کے بھیجا ہے ۔

ایران ۔ روٹر کا نامہ نگار ایران سے اطلاع دیتا ہے کہ شاہ نے سعد الدولہ کے مشورے کے موافق کسی خارجہ سلطنت سے ایک فہ خزانہ طلب کرنے کا ارادہ کیا ہے جو محاسبات مین مناسب ترمیم اصلاح کرے گا ۔

بمبئی ۔ اخبار اسٹیٹسمین کو معلوم ہوا ہے کہ بلگھریا کے قریب ۵۹ اپ پسنجر ٹرین بم کے دو گولے پھینکے گئے ۔کسی مسافر کو صدمہ نہین پہونچا ۔ البتہ ٹرین کو نقصان پہونچا ہے ۔مسٹر ہیوم وکیل سرکار اس ٹرین پر سفر کر رہے تھے معلوم ہوا ہے کہ یہ گولے دراصل حضور وائسرائے کی اسپیشل پر پھینکے جانے والے تھے ۔ قریب کی چوکی پر جو دربان تھا اوس نے دو بنگالیون کو بھاگتے ہوئے دیکھا تھا ۔ لیکن چونکہ اس کی صرف ایک ٹانگ تھی وہ اون کا تعاقب نہ کر سکا ۔حضور وائسرائے کی اسپیشل تھوڑی ہی دیر پہلے گذر چکی تھی ۔

خزانہ ۔ ۳۱ ۔جنوری ۱۹۰۹ء کو سرکاری خزانہ اور پریسیڈنسی بنکون مین اور ان کی شاخون مین بمقابلہ اسی تاریخ ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۷ء کے حسب ذیل رقوم تھین ۱۹۰۹ء (۱۲۹۴۵۸۰۰۰) روپیہ ۱۹۰۸ء (۱۳۶۳۹۵۰۰۰) روپیہ ۱۹۰۷ء (۱۱۲۸۴۸۰۰۰) روپیہ ۔

اس ہفتہ درس میان وڈا صاحب کے سجادہ نشین میان محمد دین صاحب نے قریباً ۷۰ برس کی عمر مین انتقال کیا ۔

سالونیکا مین ایک لاکھ بیس ہزار رفلین پہونچگئی ہین سردیہ نے ۳۰ ملین کارتوس بھیجے ہین ۔ بحیرہ اسود کے دہانہ پر جو قلعہ ہے اسکی مرمت کی گئی ہے ۔

مکہ مین جدید فوجین آگئی ہین اور یہ سب مختلف مقامات پر بھیجدی گئی ہین ۔ صوبیدار نے حکم دیدیا ہے کہ باشندون کے ساتھ نہایت شریفانہ برتاؤ کرو ۔

میرٹھ مین ایک ستر سالہ مسلمان کو بیس برس قید سخت کی سزا ملی ۔ اس لئے کہ پبلک کو دہوکا دیکر حجاز ریلوے کا چندہ اگاہا اور خود ہی اڑا لیا ۔ اس چندہ کی جعلی دستاویزات سے پبلک کو گمراہ کر کر مجرمانہ فعل کا ارتکاب کیا ۔

لندن مین ایک عجیب و غریب گھڑی کرۂ زمین کی صورت مین تیار کی گئی ہے اس کے بنانے مین ایسی عقل صرف کی گئی ہے کہ حضور شاہ قیصر دیکھ کر دنگ رہ گئے ہین اس گھڑی مین روئے زمین کے تمام ممالک کے بڑے بڑے شہرون کا نشان دیا گیا ہے اور آپ سے آپ معلوم ہوتا ہے کہ کس شہر مین صحیح وقت کس وقت کیا ہے نیز موسمون کی ماہوار گردش آفتاب کا اترائن اور دکھہائن روزانہ حرکت کے درجہ سے آپ سے آپ ظاہر ہوتا ہے

بدھ وار گذشتہ کو بوقت ساڑھے چار بجے شام علی پور (کلکتہ) کے ڈپٹی مجسٹریٹ (مولوی عبد الحق صاحب) کی اجلاس گاہ کے باہر احاطہ مین ایک نوجوان کم بخت بنگالی مسمی چارو چندر بوس نے جسکی عمر ۲۰ یا ۲۱ برس سے زیادہ نہین ہے نشانہ ریوالور سے بابو آشوتوش بسواس صاحب کو مار ڈالا جو عدالت علی پور کے پبلک پراسی کیوٹر ہین ۔

پنجاب مین امسال ۲۱ لاکھ ۴۶ ہزار ایکڑ زیر کاشت کیا ہے پیداوار ۲ لاکھ ۹۷ ہزار گٹھہ اندازہ کی جاتی ہے ۔

جمعرات کو برلن مین ہمارے حضور نے اپنی رجمنٹ اول ڈریگورز گارڈ کے ہمراہ ناشتہ تناول کیا ۔

رام نگر (چمپارن) کے راجہ موہن بکرم شاہ کئی روز سے گم ہین لیکن اب تک کچھہ پتہ نہین لگا سکے ۔

بیرکپور مین تین آدمی مصنوعی پولیس افسر کے الزام مین پکڑے گئے ایک مسلمان ہے اور دو ہندو ہین ۔

ٹرکی بلغاریہ کے تنازعہ کی بابت روسی تجویز کے ترکی جواب کا روس نے جواب الجواب بھیجا ہے روس اس جواب الجواب مین ٹرکی کی خواہش کو تسلیم کرتا ہے کہ تاوان جنگ کا تمام قرضہ محسوب کیا جاوے لیکن روس لکھتا ہے کہ ٹرکی کو نقد رقم کی قدر کرنا چاہیئے ۔ حالانکہ بلغاریہ کچھہ قرضہ نہین لے سکتا ہے ۔ روس تاکید کرتا ہے کہ اوس کی پہلی تجویز پر دوبارہ غور کی جاوے اور لکھتا ہے کہ ٹرکی فائدہ مین رہے گی ۔

ڈنمارک کے ایک سرکاری اہلکار کا دعوے ہے کہ اس نے کئی روز بعد تک مچھلی مین تازگی و خوشبو قائم رکھنے کی ترکیب دریافت کر لی ہے جو یہ ہے کہ مچھلی کو پانی مین سے نکالتے ہی ایک سبز رنگ کے بنے ہوئے کاغذ مین لپیٹ دیا جاوے اور پگھلی ہوئی برف مین دبا دیا جاوے مسٹر احمد کمشنر ماہی گیری بنگال اس کاغذ کی کچھہ مقدار منگا کر ہندوستان مین اس ترکیب کا تجربہ کرنا چاہتے ہین ۔

نظام گورنمنٹ نے شہر حیدر آباد کے سیلاب زدہ حصہ کو از سر نو تعمیر کرنے کے لئے مسٹر وسویسور آیا ۔ انجنیر بمبئی کی خدمات بمبئی گورنمنٹ سے طلب کی ہین ۔

بابعالی نے روس کی اوس معاوضہ بلغاریہ کی تجویز کو منظور کر لیا ہے مگر اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کی ہے کہ روس تمام باقیماندہ تاوان جنگ روس و روم سے دست بردار ہو اور بابعالی بلغاریہ کے تمام مالی مطالبات چھوڑ دے ۔

حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ ۸ رفروری کی صبح کو بکشم ومخدم جنین لارڈ کرو اور سر چارلس ہارڈنج بھی شامل ہین براہ ڈوور برلن روانہ ہوئے ۔

مسٹر ایڈورڈ بیکر نے اراکین سول سروس کو جتایا ہے کہ آئندہ پراونسل کونسلون مین غلبہ تعداد غیر سرکاری ممبرون کو حاصل ہوگا ۔ جو اپنے حسب دلخواہ رائے دینے اور تقریر کرنے کے مجاز ہونگے وہ صوبہ کے بجٹ پر نگرانی رکھین گے ۔ پبلک فائدہ کے معاملات پر مباحثہ کرین گے ۔ ریزولیوشن پاس کرائین گے اور نہ صرف معمولی سوالات پوچھین گے بلکہ سرکاری ممبرون کے جوابات پر نکتہ چینی و موشگافی کرین گے ان تبدیل شدہ حالات مین اعلے افسران حکام و سیکریٹریان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے معاملات سے پختہ واقفیت بہم پہونچائین اور جتنون مین جو اخبارات مین چھپا کرین گے اپنی بات کی تائید کر سکین اون کو سوالات کے جوابات بھی پورے دینے پڑینگے اور معمولی ہان یا نہین سے کام نہین چلے گا سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اب انہین اپنی اقتدار پسندی کو ایک حد تک خیر باد کہنی پڑے گی اور پبلک لیڈرون کی واجبی توقیر لازم ہوگی ۔ جو حکام و محکوم کے مخلصانہ تعلقات کے لئے بہت ضروری ہے اُمید ہے کہ اراکین سول سروس اس اعتماد کو جو ان کی ذات پر کیا گیا ہے صحیح ثابت کر کے دکھائین گے اور اپنے طریق عمل کی اصلاح پر مائل ہون گے ۔

مدرسۃ العلوم مین فارسی زبان کو ترقی دینے کے لئے وسیع اور اعلے پیمانہ پر ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کے روح رواں مسٹر عبد القوی فانی ہین ۔

تبریز مین انقلاب پسندون کا زور بخوبی توڑ دیا گیا ہے اور شاہ ایران کی فوجین اس پر بخوبی قابض ہو گئین ۔

ایرانی صوبہ رشت مین رعایا بگڑ گئی ۔ انقلاب پسندون نے یہان کے گورنر اور کئی اعلے افسر بھی قتل کر ڈالے ہین ۔

ایک نئی تصنیف

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ شہادت القرآن کے نام تصنیف کیا تھا جسمین حیات مسیح کو بعض آیات سے بزعم خود ثابت کیا اس کے جواب مین شہادت الفرقان قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے جسمین ہر دلیل کو علمی رنگ مین بڑے زور سے توڑا گیا ہے ۴۵ صفحے کی کتاب ڈیمی کاغذ پر چھپی ہے ۲/ قیمت ہے احباب خصوصاً سیالکوٹی جو اُنکے جواب کی خدمت فرمایا کرتے تھے اسکی بہت سی کاپیان خرید کر مفت تقسیم فرمادین ۔ دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔

قسم زردی و سادہ بھی موجود ہے۔
المشتہر ۔ احمد نور ۔ کابلی مہاجر از قادیان گورداسپور

اہل تجارت کے لئے خاص موقعہ

یہ اخبار چارلاکھ احمدیان مین خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لئے جو صاحب اس مین اشتہار دینا چاہین وہ اشتہار بھجوا دینا اور جو اجرت لکھی گئی ہے وہ پہلے ہی بہت رعایت کے ساتھ تجویز کی گئی ہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۲	۱½
⅛	۲۵	۱۳	۹	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	½

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یھلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ لٹی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہین مگر مین کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہون اگر کسی صاحب کو تردد ہو تو وہ محصول ڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہین۔

المشتہر ۔ مولوی محمد یمین حمزاتہ ۔ مانسہرہ ۔ (ہزارہ)

نوٹ ۔ دفتر اخبار بدر سے بھی یہ ممیرا مل سکتا ہے۔

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کرواکر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والون نے بھی پسند کیا ہے قیمت چار روپے ۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہین تو نصف قیمت پھر واپس سے لیجاوینگے اس لئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہو گا بہت جلد منگا لیئے۔

المشتہر ۔ امداد نگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اشریٹ دہلی

(بدر پریس قادیان)

اوامر و نواہی قرآن کریم

جسکو جناب عرب صاحب عبدالحی نے ایک کتاب کی صورت مین جمع کیا ہے اور ساتھ اُردو ترجمہ بھی کردیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے۔

جسکی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب نے جلسہ سالانہ پر کی تھی اس مین چہل احادیث بھی ہین باوجود ان خوبیون کے قیمت بجائے عہ کے رعایتی ۹ر کردیگئی ہے اور دفتر اخبار بدر سے درخواست آنے پر روانہ ہوسکتی ہے جلد خرید فرمادین کیونکہ بہت تھوڑی تعداد مین چھاپی گئی ہین۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولوی مولانا حکیم نورالدین صاحب ۔ سرمہ حضرت مولوی صاحب کے شاہی نسخون کے مطابق تیار ہوتا ہے ممیرا قسم اول عہ قسم دوم سے سرمہ قسم اول ۲؍ قسم دوم ۱؍ ۔ علاوہ ازین لنگی پشاوری و کلاہ ہر

تین برس کی جانفشانی کا ثمرہ

یعنی عجیب و غریب گلدستہ مجربات نسخہ جات نادرالوجود ۔ اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیون تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہین یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلون اور پہاڑون کی سیاحت کا نتیجہ ہین صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخون کو جو ہر شہر اور ہر دیہات مین کوڑیون کے مول تیار ہوسکتے ہین قلمبند کیا گیا ہے ۔ کمزوری ۔ ناطاقتی ۔ جریان ۔ آتشک ۔ اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخون کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعویٰ ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہین جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اوس سے فائدہ اُٹھاؤ اور دعائے خیر سے مصنف کو یاد کرو ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک ۲ر

المشتہر

مینیجر پبلک بک ایجنسی لاہور ۔ اندرون دہلی دروازہ

یہ تمام کتابین بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح ۶ر ۔ معیار الصادقین ۳ر ۔ براہین احمدیہ مجلد عہ ۔ بےجلد عہ
دُرِّ ثمین مجلد ۸ر بےجلد ۶ر ۔ شری نہہ کلنک اوتار ۸ر ۔ سیر پرند عہ بجائے ۲ر
کرشن لیلا ۰ر ۔ مورکھہ سیدھ ۱ر ۔ سر الشہادتین ۱ر
غلامی ۳ر ۔ عصمت انبیاء ۲ر ۔ جام شہادت ۱ر
جنگ مقدس ۸ر ۔ معیار حق ۱ر ۔ رویائے صالحہ ۴ر
اسلام کی پہلی کتاب ۳ر ۔ القول الصحیح فی تصدیق المسیح ۱ر
کامن احمدی ۰ر ۔ نظم مستورات ۰ر ۔ کامن الدواد ۰ر
عیسائی مذہب ۰ر ۔ البرہان الصریح ۰۲ر